رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹۷۹ لاہور

سالانہ چندہ
بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان
سالانہ ۲۴ روپے
۶ ماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہانہ ۲½ ؍
فی پرچہ ۱؍

ہفتہ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ ھ

جلد ۳۸؍۴ | ۱۱ نبوت ۱۳۲۹ ھش ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۵۰ ء | نمبر ۲۵۹

اخبارِ احمدیہ

رتن باغ لاہور۔ ۱۰ نومبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار بھی کم ہے۔ درد بھی کم ہے۔ لیکن کمزوری زیادہ ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ ۱۰ نومبر۔ نواب عبد اللہ خان صاحب کو آج بھی دل کی کمزوری رہی لیکن کل کی نسبت کم تھی۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تبت کی اقوامِ متحدہ سے چینی حملے کے خلاف امداد کی درخواست

لندن ۱۰ نومبر۔ تبت کی حکومت نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ تبت کی چینی حملے کے خلاف امداد کی جائے۔ تبت پر چینی حملے کے متعلق ہندوستانی مشن کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ لاسہ پہنچتے ہی چینی فوج نے پُراسرار طور پر اپنا رُخ بدل لیا ہے۔ اور لاسہ سے آگے بڑھنے کی بجائے جنوب کی جانب برمی ساحل کی طرف مُڑ گئی ہیں۔ ہندوستانی مشن نے سرکاری طور پر ابھی تک چینی فوجوں کے لاسہ پر کاملاً قابض ہو جانے کی تصدیق نہیں کی۔

نئی دہلی۔ ۱۰ نومبر۔ آج نئی دہلی میں سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا۔ کہ شاہ نیپال کل مع اہل و عیال نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ آپ حکومت کے مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔

لکھنؤ۔ ۱۰ نومبر۔ آج لکھنؤ میں صوبہ یوپی کی وہ چھ سو میل سرحد زیر بحث رہی۔ اور اس سرحد کو محفوظ کرنے کے لئے جو تبت اور نیپال کے ساتھ ملتی ہے۔ حفاظتی تدابیر سوچی گئیں

آزاد پاکستان پارٹی کا قیام

لاہور۔ ۱۰ نومبر۔ آج میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات نے بحیثیت کنوینر ایک نئی سیاسی جماعت بنام آزاد پاکستان پارٹی کے قیام کا اعلان کر دیا۔ بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پارٹی ملک کی اقتصادی بحالی اور سیاسی آزادی کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرے گی۔ پارٹی کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ پاکستان دولتِ مشترکہ سے علیٰحدہ ہو جائے۔ اور اپنی ایک الگ آزاد پالیسی مرتب کرے۔

اتاترک کی بارھویں برسی

کراچی۔ ۱۰ نومبر۔ آج ترک قوم ترکی کے عظیم المرتبت رہنما مصطفےٰ کمال پاشا کی بارھویں برسی منا رہی ہے اور ملک کا ہر بچہ اپنے راہبر کو خراجِ عقیدت پیش کر رہا ہے جس نے اس کے وطن کو اندرونی و بیرونی دشمنوں سے پاک کیا۔ پاکستان ریڈیو نے اس سلسلے میں آج اہم فیچر نشر کئے۔

مزید چالیس ہزار چینی کمیونسٹ فوج!
کوریا کے وسطی محاذ پر

ٹوکیو۔ ۱۰ نومبر۔ ۴۰ ہزار مزید کمیونسٹ فوج کوریا کے وسطی محاذ میں گھس آئی ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فوج اقوام متحدہ کی فوجوں کی صفوں میں دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس فوج نے اپنے مورچوں سے اقوام متحدہ کی فوجوں پر شدید گولہ باری شروع کر دی ہے۔ گو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ وہ واقعی اس گولہ باری کے بعد میدان میں اتر کر گزشتہ پانچ روزہ سکون کو توڑنے کی کوشش کرے گی۔ آج جنوبی کوریا کی فوج نے شمالی کوریا میں ۱۱ میل تک پیش قدمی کی۔ اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے بھی دریائے یالو کے جنوبی کنارے کے اہم ٹھکانوں پر شدید بمباری کر کے ۵ پل اڑا دیئے اور سڑکوں کے اہم مرکز اوتجو کو خاک سیاہ کر دیا۔

جانی نقصان

واشنگٹن۔ ۱۰ نومبر۔ حکومتِ امریکہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنگ کوریا میں اس وقت تک امریکہ کے ۲۸ ہزار افراد کا نقصان ہوا ہے جن میں ۴۵۰۰ ہلاک ہونے والے فوجی بھی شامل ہیں۔

ایسی کوئی ہدایت نہیں دی گئی!

لندن۔ ۱۰ نومبر۔ آج ایک برطانوی فوجی ترجمان نے اس بات کی تردید کی کہ جرنل میکارتھر نے اس اینگلو امریکی ہدایت نامے کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ وہ اپنی فوجوں کو کوریا میں ایسے مقام پر روک لیں کہ چینی فوجوں سے تصادم نہ ہونے پائے آپ نے کہا۔ ایسا کوئی ہدایت نامہ جاری ہی نہیں کیا گیا۔

سردار نشتر گجرات میں

گجرات۔ ۱۰ نومبر۔ آج یہاں ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے زمیندارہ کالج کی مسجد اور اسلامی تحقیقاتی مرکز کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ یہی وہ طریق ہے جس سے ہم وہ غلط فہمیاں دور کر سکتے ہیں جو اسلام کے متعلق بیرونی ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔

بلوچستان کو گورنر کا صوبہ بنائیے

کراچی۔ ۱۰ نومبر۔ بلوچستان کی اصلاحی کمیٹی کے صدر مسٹر محمود حسین نے آج ایک بیان میں بتایا کہ بلوچستانی عوام اس بات کے حق میں ہیں کہ بلوچستان کو جلد از جلد گورنر کا صوبہ بنا دیا جائے آپ نے کہا ہمارے کام کا ابتدائی مرحلہ ختم ہو چکا ہے اب کمیٹی ایک سوالنامہ شائع کر رہی ہے۔

مداخلت بے جا پر بحث

لیک سکسیس۔ ۱۰ نومبر سلامتی کونسل آج کوریا میں چینی فوجوں کی مداخلت کے مسئلے پر بحث کرنے والی ہے امریکی نمائندہ اس بات پر زور دیگا کہ چینی وفد کی شرکت سے پہلے پہلے ہی چینی فوجوں کو نکل جانے کا حکم دے دیا جائے۔

کراچی ——— ۱۰ نومبر

- آج سکنڈے نیویا کے ۵ پوسٹ ماسٹر جنرلوں نے آج صبح رکن مراصلات سردار بہادر خاں سے ملاقات کی۔
- حاجیوں کا جہاز "رضوانی" جو ۶ ؍ کو پہنچ رہا تھا۔ اب ۱۲ ؍ ۱۳ ؍ کو جدہ سے کراچی پہنچے گا۔
- وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمان نے کہا بلوچستان سے متعلقہ ۵ سالہ تعلیمی پلان میں فوری طور پر رد و بدل کرنا ہو گا۔ کیونکہ عوام فوری طور پر مزید تعلیمی اداروں کے قیام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آپ آج ہی بلوچستان کے دورے سے واپس آئے ہیں۔

نزدیک و دُور سے

لاہور۔ ۱۰ نومبر۔ کل (۱۱ نومبر) صبح آٹھ بجے عالمی بنک کا وفد بذریعہ طیارہ لاہور پہنچ رہا ہے۔ اس وفد کی قیادت بنک کے افسر قرضہ مسٹر جارج برگیس کر رہے ہیں۔

حیدر آباد (سندھ) ۱۰ نومبر۔ سندھ تعلیمی کانفرنس کے گزشتہ شب کے اجلاس نے منظور کیا۔ کہ ثانوی سکولوں میں فوجی تربیت لازمی قرار دے دی جائے۔ دیگر اہم مطالبات یہ ہیں:۔ ملازمین محکمہ تعلیم کے بچوں کو مفت تعلیم دی جائے ایک آرٹس سکول قائم کیا جائے۔ سکھر۔ نواب شاہ۔ میر پور خاص لاڑکانہ کے ہائی سکولوں کو انٹرمیڈیٹ کالج کر دیا جائے مزید سو پرائمری سکول کھولے جائیں۔

بغداد۔ ۱۰ نومبر۔ دونوں ممالک کے درمیان شہری ہوابازی کا معاہدہ مکمل کرنے کے لئے عراقی اور امریکی حکام کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔

پیرس۔ ۱۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ شب برطانوی کمشنر جنرل مسٹر میکڈانلڈ ہنگامی صورت حالات کے متعلق فرانسیسی لیڈروں سے مشورہ کے لئے خفیہ طور پر پیرس گئے تھے۔ اس ملاقات کا مقصد ہند چینی میں اشتراکی سیلاب کو روکنے کی کوشش تھی۔

قاہرہ۔ ۱۰ نومبر۔ مشرق وسطیٰ کے عرب ملکوں کے لئے اقوام متحدہ کا مجلسی "اصلاحی" اجتماع ۲۲ نومبر اور ۴ دسمبر کے درمیان منعقد ہو گا۔ اس میں اسرائیل کو دعوت نہیں دی جائے گی۔

بغداد۔ ۱۰ نومبر۔ شاہ عبد اللہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مصر کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت ہی دوستانہ ہیں جیسا کہ ہمسایہ قوموں کے درمیان ہونے چاہئیں۔

لنڈن۔ ۱۰ نومبر۔ مشرق بعید کے مبصروں کی رپورٹوں کے مطابق اس وقت جو فوج منچوریا میں جمع ہے اور جس کے کچھ حصے شمالی کوریا کی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں چین کی افواج کا بہترین حصہ ہے۔

ہانگ کانگ۔ ۱۰ نومبر۔ آخری اطلاعات کے مطابق دلائی لامہ ابھی تک تبت کے دارالحکومت لاسہ ہی میں ہیں۔

نیویارک۔ ۱۰ نومبر۔ آج صبح ۶ بجے امریکی ٹیلیفونی کارکنوں نے ہڑتال کر دی۔ ساری رات کی گفتگو کے باوجود حکومت کے مصالحت کنندہ اور ملازموں کے درمیان مصالحت نہ ہو سکی۔ اس ہڑتال میں ۴۴ ریاستوں کے ۳۳ ہزار ملازم شامل ہیں۔

ڈھاکہ۔ ۱۰ نومبر۔ گزشتہ ایک ماہ کے اندر اندر بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف ایک ہزار احتجاجی و اختلافی جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۰ نومبر۔ گزشتہ جمعہ کو انڈیا کا جو طیارہ تباہ ہوا تھا۔ اس میں ۳۷ پاکستانی نیشنل تھے جن میں سے کوئی جانبر نہیں ہو سکا۔

کراچی۔ ۱۰ نومبر۔ سابق رکن حکومت نظام حیدر آباد نواب معین نواز جنگ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان کو تبت میں اشتراکیوں کی جارحانہ کارروائیوں پر جز بز ہونے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ خود حیدر آباد دکن میں اس سے بڑے اور خطرناک اقدامات کا مرتکب ہوا ہے۔

مختصرات

لیک سکسیس۔ ۱۰ نومبر۔ اقوام متحدہ کے کوریا کمیشن میں پاکستان کی نمائندگی میاں ضیاء الدین کریں گے۔

لاس ویگس نیویڈا۔ ۱۰ نومبر۔ سنیٹر جارج اے میلون کے انکشاف کے مطابق امریکہ چین کی سرخ حکومت کو اگلے نوّے دن کے اندر اندر تسلیم کر لے گا!

واشنگٹن۔ ۱۰ نومبر۔ امریکی وزیر خارجہ کے بیان کے مطابق آزاد قومیں اُس وقت تک اپنی جنگی طیاریوں اور اسلحہ بندیوں کو جاری رکھیں گی۔ جب تک رُوس کے جارحانہ اقدامات کا خطرہ ختم نہ ہو جائے!

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں تک خطابت کا تعلق ہے اقوام متحدہ میں صرف ظفر اللہ خان ہی موسیو وشنسکی کا مقابلہ کر سکتے ہیں

جنرل اسمبلی میں ظفر اللہ خان کی تقریر مذہبی اشاروں سے پُر تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ قرآنی آیات کی تفسیر بیان کر رہے ہیں

"کچھ دیر لیک سیکسس میں"

از آغا محمد اشرف

ذیل کا مضمون شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد مرحوم کے پوتے آغا محمد اشرف صاحب کا تحریر کردہ ہے اور "تمدّن" کراچی کی حالیہ اشاعت میں شائع ہوا ہے ہم، سے شکریہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ (ادارہ)

آج کل نیویارک سے ۱۰-۱۲ میل باہر لیک سیکسس کی چھوٹی سی بستی تمام دنیا کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ دنیا میں بیک وقت اتنے مشاہیر کسی اور جگہ جمع نہیں ہوتے۔ دنیا کی مشہور ہستیوں کو اس مقام پر چلتے پھرتے اس طرح دیکھا جاتا ہے جیسے یہ بھی عوام ہیں۔ آپ کھڑے سگرٹ سلگا رہے ہیں۔ سگرٹ کے کش کا دھواں جو آپ کے مونہہ سے نکلا۔ تو سیدھا روس کے وزیر خارجہ موسیو وشنسکی کی آنکھوں سے جا کر ٹکرایا۔ آپ نے گھبرا کر رخ پھیرا تو آپ کی ٹکر فرانس کے وزیر خارجہ موسیو شومان سے ہوتے ہوتے بچی۔ ابھی آپ اس ندامت کا پسینہ نہ پونچھنے پائے تھے کہ ہجوم کو چیرتے ہوئے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نکل آئے۔ سامنے سے سر ظفر اللہ خان مسکراتے باتیں کرتے چلے آتے ہیں۔ آپ نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کرنا چاہا۔ آپ کے اور سر ظفر اللہ کے درمیان امریکہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر ڈین ایچی سن آ گئے۔ اور سر ظفر اللہ خان کا بازو پکڑ کر ایک طرف لے گئے۔

غرض لیک سیکسس میں چند منٹ کے اندر آپ کی ملاقات، اس قدر مشہور ہستیوں سے ہو جاتی ہے۔ کہ شائد تمام عمر ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کے بعد بھی آپ انہیں دور سے نہیں دیکھ سکتے۔ سیاسی مشاہیر کے علاوہ آجکل دنیا بھر کے نمائندے یہاں جمع ہیں۔ ان کے لباس گفتار اور عادات میں اتنا فرق ہے کہ بعض دفعہ انسان یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ جاگ رہا ہے یا سوتے میں یہ خواب دیکھ رہا ہے۔ ایک طرف اگر نیویارک کے ففتھ ایونیو کے بہترین خیاطوں کے ہاتھ کے سلے ہوئے سوٹ پہنے ہوئے لوگ کھڑے ہیں ان کے برابر یمن اور سعودی عرب کے نمائندے سیاہ عبائیں پہنے۔ کمر میں خنجر باندھے عربی میں گفتگو کر رہے ہیں۔ دروازے کے قریب افریقہ کے سیاہ حبشی اپنے قومی لباس میں نظر آتے ہیں۔ مجھے سب سے زیادہ اس وقت لطف آیا۔ جب ایک کمیٹی میں ایٹمی طاقت پر بحث ہو رہی تھی۔ انسان اور انسانیت کے مستقبل کا سوال ممبروں کے سامنے تھا۔ مشرق اور مغرب۔ کے نمائندے نہایت سنجیدگی سے ایٹم بم کی ہولناک تباہ کاریوں پر تقریر کر رہے تھے۔ تمام مجمع پر سکتے کا عالم تھا۔ البتہ اس خاموشی میں کبھی کبھی ٹک ٹک کی آواز آ جاتی تھی۔ یہ یمن کے نمائندے کے تسبیح کے دانوں کی آواز تھی یہ دوران بحث میں برابر تسبیح پھیر رہے تھے۔ خدا جانے ہر دانے پہ سبحان اللہ پڑھتے تھے یا لاحول ولا۔

جنرل اسمبلی کے اندر اور باہر روس کے وزیر خارجہ موسیو وشنسکی کی فصاحت و بلاغت کا شہرہ دُور دُور تک پھیل گیا ہے۔ ان کی خطابت کا یہ عالم ہے کہ جب ایک مرتبہ بولنا شروع کرتے ہیں تو سمندر کی موجوں کی طرح یہ تقریریں رکتی نہیں۔ تین چار گھنٹے تک متواتر ایک جیسی روانی سے بولنا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ مجھے تو ان ترجمانوں کی حالت پہ رحم آتا ہے جنہیں روسی وزیر خارجہ کی تقریر کا بے ساختہ ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ بے چارے دوران تقریر میں پانی تک نہیں پی سکتے کیونکہ جتنی دیر میں یہ پانی کا ایک گھونٹ پئیں گے خدا جانے موسیو وشنسکی کتنے ہزار گز ان سے آگے نکل جائیں گے۔ میرا خیال ہے جب موسیو وشنسکی اپنی تقریر ختم کرتے ہیں تو ترجمان تکان سے چور چور ہو کر کرسیوں پہ گر جاتے ہوں گے

اقوام متحدہ میں خطابت کے معاملہ میں موسیو وشنسکی کا صرف سر ظفر اللہ خان ہی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سلامتی کونسل میں پاکستان کے وزیر خارجہ نے مسلسل چار گھنٹے تک کشمیر کے مسئلے پہ تقریر کی تھی اور چار گھنٹے تک دلیلیں پیش کرنے کے بعد بھی سر ظفر اللہ خان کی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ دوسرے روز اجلاس شروع ہوتے ہی انہوں نے پھر تازہ دم ہو کر ممبروں سے خطاب شروع کر دیا۔

سر ظفر اللہ خان اور موسیو وشنسکی میں خطابت، فصاحت اور بلاغت کے علاوہ ایک بات اور بھی مشترک ہے یہ دونوں سیاست دان اپنے وقت کے مشہور وکیل تھے

(باقی صفحہ ۷ پر)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے)

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنکے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالےٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپکے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونیکے لوگ آپکو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے۔

(۹) تبلیغ رک رہی ہے۔ مشن بے کار ہو رہے ہیں۔ مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو ابھی وقت ہے اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو

(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور پچھلے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں۔

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۱ر نومبر ۱۹۵۰ء

ہنوز آں ابر رحمت دُرفشان است

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب خدا سرور انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر آج جو وقت پڑا ہوا ہے اتنا ہولناک ہے کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرا سا بھی درد ہے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر تڑپ اٹھتا ہے۔ مسلمانان عالم کا سیاسی انحطاط اتنا افسوسناک نہیں ہے۔ جتنا یہ امر کہ دولت دنیا کے ساتھ ساتھ وہ دولت ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ چند گزشتہ صدیوں سے جذبہ ایمانی روز بروز کمزور ہوتا چلا گیا ہے۔ اور اب نوبت یہاں تک پہونچی ہے کہ ایک طرف علما کہلانے والے بھی اس کے حقیقی خط وخال کو نہیں پہچان سکتے۔ اور چند فقہی باریکیوں ہی کو سارا اسلام سمجھے ہوئے ہیں۔ تو دوسری طرف گدی نشین پیروں نے اپنی توہمات کا جال پھیلا رکھا ہے۔ دین نہ مسجدوں میں ہے اور نہ خانقاہوں میں۔

اسلام کی یہ بے بسی دیکھ کر لادینی طاقتیں ہر طرف سے اس پر حملہ آور ہوئیں۔ مغربی فلسفے ویدک دھرم عیسائیت اسلام کو ایک بے جان لاش سمجھ کر گدھوں اور چیلوں کی طرح امڈ آئے۔ ایسی حالت میں بقول مفکر احرار چوہدری افضل حق اور تو کسی کو ہمت نہ ہوئی ایک دردمند دل اٹھا۔ اور اس نے اکیلے ہی اس تمام لشکر کفر کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ وہ کون تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھا۔ اس نے سب کا تن تنہا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی۔ ہر ایک سے نبرد آزما ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام ملک میں اسلام کی دھاک باندھ دی۔ اس نے مذاہب کی کانفرنس میں اسلامی اصولوں پر ایک ایسا عظیم الشان مقالہ پڑھا کہ جو مذہب کی تاریخ میں ایک یادگار بن گیا ہے۔ جس نے ثابت کر دیا کہ اسلام کی راکھ میں ابھی ایسی چنگاریاں موجود ہیں۔ جو تمام خود ساختہ مذاہب اور فلسفوں کو جھلس سکتی ہیں

ہنوز آں ابر رحمت دُرفشان است
خم وخمخانہ با مہر ونشان است

...ت ہی نہیں مفکر احرار چوہدری افضل حق نے پرجوش ... الفاظ میں یہ بھی اعتراف کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ... نے خود ہی دفاع اسلام کا بے نظیر کارنامہ نہیں ... دکھایا۔ بلکہ اپنے وصال کے بعد بھی ایک ایسی فعال ... جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ کہ باوجود قلیل ہونے کے مسلمانوں کی کوئی بڑی سے بڑی جماعت بھی تبلیغی جوش میں اس کا لگا نہیں کھا سکتی۔

یہ تو ایک ہندوستان کے شدید معاند کا اعتراف ہے۔ تبلیغ اسلام میں اس مٹھی بھر جماعت نے ہندوستان کے باہر بھی بڑے بڑے عیسائی مشنوں اور جہاندیدہ پادریوں کے مقابلہ میں وہ وہ کارنامے دکھائے کہ ایک اور شدید معاند نے جو مصری ہے۔ اپنے اخبار الفتح میں ایسے شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا کہ کوئی دوست بھی نہیں کر سکتا۔ اس نے لکھا کہ

ولو قام المصلحون یصیحون حتی تبح اصواتهم ویکتبون حتی تتکسر اقلامهم ما جمعوا من الاموال والرجال فی جمیع الاقطار الاسلامیة عشر ما تبذل لهذه الشرذمة القلیلة

(الفتح ۱۵/۳ مورخہ ۲۰ر جمادی الثانیہ ۱۳۵۱ھ ہجریہ)

یعنی اگر مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں۔ اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں۔ تب بھی تمام عالم اسلام میں سے اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے۔ جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال واولاد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔

یہ ہے وہ لوہا لاٹھ جماعت احمدیہ جو مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی کی ہے جس کے فولادی ارادہ کے سامنے شدید سے شدید دشمن کو بھی سپر ڈالنا پڑا ہے۔ جس کے کارناموں نے ان لوگوں کو بھی خراج تحسین ادا کرنے پر مجبور کر دیا۔ جو ہر دم اس کے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ پرسوں کی ہی بات ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خان صاحب جیسے دشمن احمدیت کے فرزند ارجمند مولوی اختر علی خان صاحب نے اپنے سفر برطانیہ سے واپس آ کر تمام صحافیان لاہور کے سامنے تقریر کرتے ہوئے گو اپنے اسی معاندانہ انداز میں ہی جماعت احمدیہ کے تبلیغی جوش کی یہاں تک بڑائی کی کہ آپ نے حکومت پاکستان کو اس کی تقلید کرنے کی خواہش فرمائی۔ ایسے دشمنوں کے ہونٹوں سے جنہوں نے اپنی تکفیر میں عمریں گزار دیں ایسی عظیم الشان صداقت نکلوا لینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا جماعت احمدیہ کے پاس دنیا کے خزانے ہیں یا الہ دین کا چراغ ہے کہ جب چاہا ذرا گھسا اور جن حاضر ہو گیا۔ اور حکم کرتے ہی اس نے سمندر کی تہوں سے موتی اور کانوں کی گہرائیوں سے سونا اور چاندی اور جواہرات لا کر سامنے ڈھیر کر دیئے۔ جو دنیا کے تمام کناروں پر تبلیغ اسلام پہونچانے میں بے دریغ خرچ کئے جا رہے ہیں۔ آخر یہ تمام دنیا میں احمدی مشن کس طرح پھیل گئے ہیں۔ وہ دولت کہاں سے آ رہی ہے۔ جو ان پر خرچ ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ دشمنان احمدیت بھی ششدر رہ گئے ہیں۔ اور پکار اٹھے ہیں کہ سفارتوں پر واقعی خزانے خرچ ہو رہے ہیں۔ مگر وہ کام نہیں کر رہے جو جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام میں صرف برطانیہ میں کر رہی ہے۔ مولوی اختر علی زمیندار کے مدیر مسئول نے بے شک لنڈن کے احمدیہ مشن کی دعوت کھائی ہے اور اس نے مشن کے کام کا بھی اندازہ لگایا ہے۔ لیکن اسکو یہ علم نہیں کہ لنڈن کی مسجد کا امام اور اس کے ساتھی کتنا اور کونسا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ اگر اسکو معلوم ہو جائے کہ اس روپیہ کی سالانہ مقدار ان کے تنہا سفر کے خرچ سے بھی کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ تو وہ اور بھی مجسمہ حیرت بن جائیں مگر نہیں۔۔

یہ مقدار اتنی کم نہیں جتنی بظاہر نظر آتی ہے یہ ایک ایک پیسہ ہزار ہزار روپیہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے یہ ایک ایک پیسہ ان غریبوں کی جیب سے نکلا ہوا ہے جنہوں نے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر تبلیغ اسلام کے لئے دیا ہے۔ یہ ایک ایک پیسہ وہ ہے جس کے ساتھ اخلاص اور ایمان کی دولت بھی پٹتی ہوئی آتی ہے۔ یہ ایک ایک پیسہ وہ ہے جس کو آسمان کے فرشتوں نے چھوا ہے۔ یہ ایک ایک پیسہ وہ ہے جس میں دنیا کی سید الرسل کی برکتیں ہیں۔ یہ ان فدائی مزدوروں کے مقدس پسینے کی کمائی ہے جنہوں نے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام کناروں پر گاڑ کر دم لیں گے۔ یہ ایک ایک پیسہ اس ہاتھ سے دیا گیا ہے۔ جس نے اپنے پیارے امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ کہ

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

الغرض یہ ایک ایک پیسہ ان کا دیا ہوا ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنے صحیفہ پاک قرآن کریم کے شروع ہی میں ان الفاظ میں تخصیص کر دی ہے۔

الٓمٓ ذالك الکتاب لا ریب فیه هدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقنٰهم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم یوقنون اولئك علی هدًی من ربهم واولئك هم المفلحون

یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور ہے۔ تمام تاریخ کی طرح تاریخ اسلام بھی اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ جس طرح پہلے ہوا اسی طرح آج پھر ہو رہا ہے۔ جس طرح پہلوں نے اپنا مال اپنی جان اور اپنی اولاد لگا دی تھی۔ آج ان پچھلوں نے بھی اسی طرح اپنا مال اپنی جان اپنی اولاد حق وباطل کی اس بازی پر لگا دی ہے۔ صدیقؓ وعمرؓ۔ عبدالرحمن بن عوفؓ۔ امام حسنؓ کی طرح سارا سارا نصف نصف مال دے دینا ہے۔ آج بھی امام حسینؓ کی طرح اپنی ہی نہیں بلکہ اپنے نورانِ نظروں کو بھی اپنے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام کے لئے پیش کرتا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی یونہی نہیں فرمایا۔

کربلا ایست سیر ہر آنم

یہ کوئی خالی خولی تعلیاں نہیں ہیں۔ ساری دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ دوست بھی دیکھ رہے ہیں اور دشمن بھی۔ زمین بھی دیکھ رہی ہے۔ اور آسمان بھی۔

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ر نومبر

تحریک جدید کے مجاہد بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ر نومبر ہے۔ اس سے قبل تمام دوستوں کے وعدے سو فیصدی ادا ہو جانے چاہئیں۔ تا وہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نئے سال کی تحریک پر بغیر اس ہچکچاہٹ کے کہ ان کا اس سال کا بقایا واجب الادا ہے لبیک کہہ سکیں۔

خدام الاحمدیہ کے اراکین کی خدمت میں خصوصیت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس عہد کو یاد رکھیں جو انہوں نے تحریک جدید کے بارے میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنے واجب الاطاعت امام سے کیا ہے۔ اگر وہ خود وعدہ ابھی تک ادا نہیں کر سکے۔ تو انہیں جلدی کرنی چاہیئے اور اگر وہ ادا کر چکے ہیں تو اپنے ہمسایہ کو ادائیگی کی تحریک کرنی چاہیئے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک فضیلت کی کنجی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے (المسیح الموعود)

کیا مدیر الاعتصام مسٹر کوہن کی سی شرافت کا ثبوت دیں گے؟

(خورشید احمد)

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس کی پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۶۲)

جماعت احمدیہ کے مخالفین کا افسوسناک طرز عمل

مخالفت اپنی ذات میں ہرگز کوئی ناپسندیدہ اور برا فعل نہیں ہے۔ اگر انسان دیانت داری کے ساتھ کسی سے کوئی اختلاف رکھتا ہے تو اس کا پورا پورا حق ہے کہ وہ معقول طریق سے اس اختلاف کا اظہار کرے اور بتائے کہ میں فلاں فلاں وجوہ کی بناء پر یہ اختلاف رکھتا ہوں۔ لیکن یہی اختلاف اگر اپنی جائز حدود سے تجاوز کر جائے۔ اور انسان دیانت داری اور معقولیت کی حدود کو پھاند کر اپنا یہ نصب العین بنا لے کہ میں نے ہر جائز اور ناجائز طریق سے بہرحال مخالفت کرنا ہے تو ظاہر ہے کہ ......

.. اس طریق کو دنیا کا کوئی اخلاقی ضابطہ بھی مناسب قرار نہیں دے گا۔ کیونکہ اس طریق کو اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عقل و خرد پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور فریق مخالف کی خوبیاں بھی عیب بن کر نظر آنے لگتی ہیں اور انسان مخالفت کے جوش میں بسا اوقات ایسی ایسی حرکات کر گذرتا ہے جو خود اس کے اپنے مسلمات کے بھی خلاف ہوتی ہیں۔ اور جن کی اولین زد اس پر ہی پڑتی ہے۔

جو اصحاب احمدیت (جسے ہم اپنے ایمان اور یقین کے مطابق حقیقی اسلام تصور کرتے ہیں) کی مخالفت میں قلم اٹھاتے ہیں۔ ہم بڑی دردمندی کے ساتھ ان کی خدمت میں یہ عرض کریں گے کہ اسلامی تعلیم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تو بہت بلند شے ہے اگر وہ کم از کم دنیا کے عام اور معمولی ضابطۂ اخلاق کو ہی ملحوظ رکھ لیا کریں تو یقیناً ہم سے بڑھ کر ان کی مخالفت پر اور کسی کو خوشی نہ ہوگی۔ لیکن یہ دیکھ کر بڑا دکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اکثر مخالفین اپنی عام تحریروں (اور تقریروں وغیرہ) میں اسلام کا نام لے کر اخلاق فاضلہ۔ دیانتداری، خدا ترسی اور انصاف پسندی کے جو وعظ کرتے ہیں۔ ......

.... ہماری مخالفت کرتے وقت اسے بالکل ہی فراموش کر دیتے ہیں حتیٰ کہ انہیں ہماری خوبیاں بھی عیب بن کر نظر آتی ہیں اور ہماری مخالفت کے جوش میں وہ ایسے ایسے اعتراض کرنے سے بھی نہیں چوکتے جن کی سب سے پہلی زد خود ان کے اپنے مسلمات پر پڑتی ہے اور افسوس پر افسوس یہ کہ ایسی حرکات ان بزرگان دین کہلانے والوں سے سرزد ہو رہی ہیں جو اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اسوہ حسنہ سے کماحقہ واقف ہونے کے دعویدار ہیں۔ اور جنہیں خوب علم ہے کہ ایسی حرکات ہمیشہ کون کیا کرتے ہیں۔

الاعتصام کا ایک مضمون

اس وقت جمعیت اہلحدیث کا ہفت روزہ آرگن الاعتصام گوجرانوالہ کا ۲۷ر اکتوبر کا شائع شدہ پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ جس کے مدیر مولانا محمد حنیف ندوی ہیں۔ ندوی صاحب نے صفحہ اول پر "چودھری ظفر اللہ کا احتجاج" کے عنوان سے ایک مضمون سپرد قلم فرمایا ہے جس میں آپ نے اس خبر پر تبصرہ فرمایا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے مسٹر کوہن کی طرف سے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہنے پر احتجاج کیا اور اس احتجاج کے جواب میں مسٹر کوہن نے معافی اور معذرت کا اظہار کیا

ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے خلاف احتجاج یقیناً ہر مسلمان کے نزدیک مستحسن فعل ہے اور چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے احتجاج کر کے یقیناً اپنی غیرت مندی کا ثبوت دیا ہے لیکن قارئین کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ مولانا محمد حنیف صاحب ندوی نے اپنے عالمانہ استدلال سے اور زور قلم سے اس خبر کو بھی چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور احمدیوں کی مخالفت میں استعمال فرمایا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ چودھری ظفر اللہ خاں اور باقی احمدی مسٹر کوہن سے بھی زیادہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین کرتے ہیں۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہم ندوی صاحب کے زور قلم کی داد دیتے ہیں کہ جب ایک دفعہ یہ فیصلہ کر لیا کہ احمدیوں کی مخالفت بہرحال کرنی ہے تو پھر ان کے مستحسن سے مستحسن فعل سے بھی کس خوبی سے ان کی مذمت اور برائی کا پہلو نکال لیا!

ایک بہتان عظیم

ندوی صاحب محولہ بالا خبر کی تفصیل بتا کر تحریر فرماتے ہیں:

"ہماری رائے میں یہ احتجاج بہت صحیح اور ضروری ہے لیکن کیا چودھری صاحب کو معلوم ہے کہ اس تلمیح کے مقابلہ میں کچھ تصریحات بھی ہیں جو ان کے اپنے حلقے کی طرف سے اشاعت پذیر ہوتی ہیں اور وہ اتنی تکلیف دہ اور غلط ہیں کہ کوئی مسلمان آسانی سے انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان میں سے سردست ایک تصریح پر اکتفا کیجئے اور اس کو اس تلمیح کے مقابلہ پر رکھ کر دیکھئے جس کو چودھری صاحب نے مسلمانوں کے لئے سخت دل آزار قرار دیا ہے تصریح یہ ہے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا" (قادیانی ریویو ماہ مئی ۱۹۲۹ء) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کیا اس سے بڑھ کر اذیت دینے والا جملہ مسلمانوں کیلئے کوئی اور ہو سکتا ہے ...... چودھری ظفر اللہ صاحب براہ کرم بتائیں کہ کیا یہ عقیدہ اور یہ فقرہ مسلمانوں کے جذبات و احساسات کے حق میں نمک پاشی کرنے والا نہیں ہے؟"

(الاعتصام ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۰ء)

گویا ندوی صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے محض دکھاوے کے لئے مسٹر کوہن سے احتجاج کیا ہے۔ ورنہ دراصل ان کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی عزت نہیں ہے (نعوذ باللہ) اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کی جماعت مسٹر کوہن سے بھی زیادہ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی مرتکب ہوتی ہے (معاذ اللہ)

اصل حقیقت

اب ذیل میں اس بہتان عظیم کی حقیقت عرض کی جاتی ہے تاکہ قارئین خود اندازہ لگا لیں کہ ہماری مخالفت میں قلم اٹھانے والے بزرگ کس حد تک انصاف خدا ترسی دیانت داری اور شرافت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

(۱) ہر شخص جسے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر سے کچھ بھی واقفیت ہے خوب جانتا ہے کہ یہ امر سلسلہ کے اہم اور بنیادی اصولوں میں شامل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو کچھ بھی پایا محض رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی برکت سے پایا اور بالفاظ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ:-

"وہی ہے (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵، ۱۱۶)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس کی پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(ایضاً ص ۶۲)

لیکن باوجود اس کے کہ ہمارا لٹریچر مندرجہ بالا عقیدہ کے اظہار سے بھرا پڑا ہے اور باوجود اس کے کہ ندوی صاحب کو سلسلے کے لٹریچر پر عبور ہونے کا دعویٰ ہے۔ پھر بھی انہوں نے ان ساری تحریروں کو یکسر نظر انداز کر دیا اور ایک رسالہ میں سے کسی [illegible] مضمون کا ایک فقرہ اپنے مطلب کا نکال کر اس کی آڑ میں ایک خطرناک الزام ہماری طرف منسوب کر دیا۔ اس الزام کی تردید میں بالفاظ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سوائے اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ:۔

"ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔"

(ایام الصلح ص ۸۶ و ۸۷)

قارئین خود اندازہ لگائیں کیا یہ انصاف اور تقویٰ کا طریق ہے؟ واضح کھلی اور محکم تحریروں کو چھوڑ کر متشابہ تحریروں کو لے لینا قرآن مجید نے یقیناً اچھے لوگوں کا شیوہ بیان نہیں فرمایا ہے؟ کیا یہ بعینہٖ وہی طریق نہیں ہے جسے دشمنان اسلام استعمال کرتے ہیں کہ اسلام کے مسلمہ عقائد کو نظر انداز کر کے زید یا بکر کی کسی تحریر کی آڑ میں اسلام کی طرف وہ عقائد منسوب کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔

حوالہ ہرگز مستند نہیں

(۲) ندوی صاحب کا پیش کردہ حوالہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یا حضور کے خلفائے کرام میں سے کسی کی تحریر پر مشتمل نہیں ہے۔ حالانکہ سلسلہ احمدیہ کے عقائد اور خیالات و افکار کے لئے مستند اور قابل اعتماد ہستیاں تو یہی ہو سکتی ہیں۔ انکے سوا کسی جماعت میں سے ہر احمدی کے خیالات کی صحت کا سلسلہ احمدیہ ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اگر ندوی صاحب دیانتداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ فی الحقیقت یہی اعتقاد رکھتی ہے جو انہوں نے بیان کیا ہے نہ کہ وہ جس سے ہمارا سارا لٹریچر بھرا ہوا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

حنفی علماء کی طرف سے اہلحدیثوں کے قتل عام کا فتویٰ!

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی گورنمنٹ سے درخواست!!

(از مکرم مولینا ابو العطاء صاحب فاضل)

نصف صدی سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا۔ کہ متحدہ ہندوستان میں اہل حدیث تحریک زور پکڑ رہی تھی۔ ان دنوں حنفی مولوی صاحبان نے اسی طرح اہل حدیثوں کا مقاطعہ کر رکھا تھا۔ اور ان کے قتل عام کے فتوے دے رکھے تھے۔ جس طرح آج کل حنفی و اہل حدیث علماء جماعت احمدیہ کے افراد کے خلاف ضرب و قتل کے فتوے دے رہے ہیں۔ اس وقت اہل حدیث کے ایڈووکیٹ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے گورنمنٹ سے اپیل کی تھی۔ اور اس قسم کے فتووں کی اشاعت کو امن عامہ کے لئے مہلک قرار دیا تھا۔ اہل حدیثوں کی یاد دہانی اور منصف مزاج مسلمانوں کو توجہ دلانے کے لئے ذیل میں مولوی صاحب موصوف کے مضمون کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:-

"لدھیانہ والے مولویوں نے تو اہلحدیث کی نسبت واجب القتل ہونے کا صاف فتویٰ لکھدیا ہے۔ چنانچہ رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد میں لکھدیا ہے۔ کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے۔ کہ ان کو قتل کریں اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہ کریں اور گلابی چھ ورقہ رحوز۔ دو ہر کر۔ ۲۰ صفحہ میں مطبع فیض عالم دہلی میں دوبارہ چھپا ہے۔ اور اس پر لدھیانہ۔ پانی پت۔ دیوبند۔ گنگوہ۔ رامپور وغیرہ کے علماء کی مہریں زیادہ کی گئی ہیں) والے بھی ان (لدھیانہ والوں) سے کچھ کم نہیں ہیں۔ انہوں نے بھی اس زور رسالہ کے صفحہ ۱۹ میں صاف لکھدیا کہ جسقدر **شمشیر، دست و زبان کے ذریعہ ان کا مقابلہ کیا جائے تھوڑا ہے** اب اس سے بڑھ کر روشن دلیل ان کے اہل حدیث کے جانی دشمن ہونے اور ان کے خون کے پیاسے ہونے پر کوئی کیا جائے گا۔ ان کی ان تحریرات سے جن میں لفظ قتل و شمشیر موجود ہے، ابھی مصنفین حکام و عامہ ناظرین کو ان کے دشمن اہل حدیث ہونے کا یقین نہ آیا تو معلوم نہیں اور کس دلیل سے اور کب یہ یقین ہوئے گا۔ کیا تب ہی جب کہ غدر ۱۸۵۷ء کی طرح

اہل حدیث پر غدر مچایا جائے گا اور اہلحدیث کا گلا کاٹا جائے گا؟"

اس مضمون کے حاشیہ میں مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ:-

"ہم حیرت و تعجب میں ہیں کہ یہ رسائل جن میں قتل و جہاد مخالفین مذہب کی کھلم کھلی ترغیب پائی جاتی ہے۔ گورنمنٹ میں پیش نہیں ہوتے؟ یا پیش ہو کر کسی مصلحت سے ان سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔ بہرحال ان رسائل اور ان کے مصنفوں کی طرف سے غفلت پولیٹیکل اصول کے مخالف ہے۔ جس سے بلوے عام و فساد انتظام کا خوف ہے۔ آئندہ گورنمنٹ ان امور کو ہم سے بڑھ کر اور بہتر سمجھتی ہے"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ عدد ۱۰ صفحہ ۲۹۱ سنہ ۱۸۸۳ء)

مندرجہ بالا ہر دو اقتباس حکومت پاکستان اور اس ملک کے بہی خواہ مسلمانوں کے لئے قابل غور ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف اگر فتویٰ قتل و رجم دیا جائے۔ اسکی عوام میں اشاعت کی جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں بھی اسی طرح علم بلوہ اور فساد انتظام کا خطرہ ہے۔ جس طرح اہل حدیثوں کے نزدیک ان کے خلاف فتویٰ قتل کی اشاعت سے خطرہ ہے۔ ان اقتباسات سے یہ بھی واضح ہے۔ کہ مولوی صاحبان اس قسم کے فتوی ہائے قتل ہر فرقہ کے متعلق دیتے رہتے ہیں اور وہ قبل ازیں اہل حدیثوں کی توبہ کو ہر حال میں غیر مقبول قرار دے کر مسلمان حکام سے ان کے قتل کی پرزور استدعا کر چکے ہیں۔

حکومت وقت اور ملک کے خیر خواہوں کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے فتنہ کو ابتداء ہی میں کچل کر رکھ دیں۔ اور شوریدہ سر عنصر کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔

اس جگہ موجودہ اہل حدیثوں اور ان کے لیڈروں سے بھی یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ آپ لوگ آج سلطنت خداداد پاکستان میں اختلاف عقیدہ کی بناء پر احمدیوں کے خلاف فتویٰ قتل کی اشاعت و اعانت کر کے مجرم بن رہے ہیں۔ کیا آپ حنفی علماء کے مذکورہ بالا فتوی کے رو سے خود واجب القتل نہیں ہیں؟

ہر چہ بر خود مپسندی بر دیگراں مپسند

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کیلئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں پالیس انداز کرنے کے لئے بلکہ خاص ضرورت پر کام آسے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے۔

(۱) پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ بنام صیغہ امانت قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب بھی کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کے لئے باہر روپیہ طلب کرے۔ تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم کی ہوئی ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھوتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کرا لیتے ہیں۔ آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لے سکیں۔ اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے۔ اور اس طرح رکھے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق بھی یہی طریق ہے۔ کہ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے۔ تو صدر انجمن کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائے گا۔

(۳) تیسرا ذریعہ یہ ہے۔ کہ احباب جماعت سے روپیہ لے کر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے۔ وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے۔ جس کی رقم ہوتی ہے اس طریقہ سے روپیہ بھی محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

(۱) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائے گی۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا۔

(۲) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائے گی جس کی قیمت زر رہن سے دو چند ہو (یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دو چند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو)

(۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضے میں [illegible] رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار کی جائداد پر پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا ہوگا۔ ایسی جائداد کم از کم ایک ہزار روپیہ پر رکھی جائے گی۔

(۴) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کا مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے۔

(الف) ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس

(ب) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس

(ج) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس۔

(۵) زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے۔

درخواست ہائے دعا

میرے والد بزرگوار حج سے فارغ ہو کر جدہ پہنچنے پر بیمار ہو گئے۔ اور اسی حالت میں جہاز پر سوار کل رات وائرلیس کے ذریعہ جہاز سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کی حالت بڑی نازک ہو گئی ہے۔ ان کا ۱۲ تاریخ ماہ حال کو کراچی پہنچنے والا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں اور اس امر کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق بخشے۔ (ملک مفضل حسین احمدی مہاجر نزد بل لاہور)

(۲) میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مہدی پور سیالکوٹ عرصہ تین ماہ بیمار رہیں۔ چند دن تندرست رہنے پر پھر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد امین صراف قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ احمد نگر میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ کی تشریف آوری

سیلاب زدہ علاقہ کا معائنہ فرماتے ہوئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ مورخہ ۶-۱۱-۵۰ کو احمد نگر تشریف لائے۔ آپ کے اس دورہ کا مقصد سیلاب زدگان کے حالات کا بچشم خود ملاحظہ کرنا اور آئندہ ان کی معقول امداد کا انتظام کرنا تھا۔ آپ کا احمد نگر میں ورود بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی درخواست پر آپ دس بجے کے قریب جامعہ احمدیہ میں بھی تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے ہمراہ ضلع کے دیگر دس بارہ حکام بھی تھے۔ طلباء کی طرف سے آپ کی آمد پر فوری طور پر جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ آپ نے طلباء کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ طالب علم ہیں۔ جن میں سے بعض افغانستان، سیلون، تبت، مشرقی بنگال، کشمیر، سندھ اور سرحد کے بھی ہیں۔ باقی پنجاب کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز یہ تمام طلباء اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ اور مستقبل میں اسلام کے مبلغ بننے والے ہیں۔ آپ نے طلباء کی ان کوششوں اور قربانیوں کا بھی مختصر طور پر تذکرہ کیا جو ان نوجوان اور بہادر طلباء نے سیلاب کے دنوں میں بلا تفریق مذہب و ملت پیش کی تھیں۔ آخر میں آپ نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں طلباء جامعہ سے خطاب کرنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ چنانچہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "میرا یہاں آنا کوئی مہربانی نہیں۔ بلکہ یہ امر میرے فرائض میں سے تھا۔ میں یہ سنکر بہت خوش ہوا ہوں کہ اس ادارہ کے نوجوانوں نے یہاں کے مقامی لوگوں کی سیلاب کے دنوں میں ہر ممکن مدد کی ہے۔ لیکن آپ کی یہ ڈیوٹی یہاں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اب بھی آپ گاؤں کے لوگوں کے مکانات کھڑے کرنے میں ان کی مدد کیجئے۔ کیونکہ زندگی میں آپ کا اصل مقصد شرعی نقطہ نگاہ سے خدمت خلق ہی ہے۔ چونکہ آجکل تمام افسران کی تمام تر توجہ سیلاب زدگان کی مدد کی طرف ہے اس لئے میں نے آپ سے یہ عرض کرنا مناسب سمجھا کہ آپ جامعہ سے رخصت کے بعد اپنے آپ کو لوگوں کی مدد کے لئے پیش کریں اس طرح یقیناً آپ کی خدمت کا دائرہ وسیع ہو گا۔

آپ نے فرمایا۔ ہم گورنمنٹ کی طرف سے ان لوگوں کی پوری پوری مدد کر رہے ہیں۔ اور اس وقت ہم سیلاب زدگان کو مکانوں اور بیلوں کے لئے تقاوی قرض دے رہے ہیں۔ مستحق لوگوں کو اس قسم کی مفت امداد دینے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔" چونکہ آپ اپنی مصروفیات کی بناء پر جلد ہی ضلع کے دیگر سیلاب زدہ علاقوں میں معائنہ کے لئے تشریف لے جانا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ نے انہی باتوں پر اکتفا کی۔ مکرم پرنسپل صاحب نے طلباء کی طرف سے آپ کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع کے دیگر حکام سمیت تشریف لے گئے

(سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر)

احباب کی دعاؤں کا شکریہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور

میرے لڑکے مبشر احمد سلمہ کی شادی کے تعلق میں بہت سے احباب نے زبانی یا خط یا تار کے ذریعہ مبارکباد کی دعا کا ہدیہ بھیجا ہے جو ایک مومن کے لئے ایسے موقع پر بہترین ہدیہ ہے۔ میں ان سب دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لئے صمیم قلب سے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزاء دے۔ اور ان کو اور ان کے عزیزوں کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

نیز دوستوں سے میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں پر مغفرت کا پردہ ڈالے ہمارے گناہ بخشے۔ ہمیں اپنے فضل و رحم کے سایہ میں رکھے۔ ہمیں خدمت دین کی توفیق دے۔ ہمیں اپنی رضا کے رستوں پر چلائے اور ہمارا انجام بخیر کرے۔ انیست کام دل اگر آید میسرم۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۰/۱۱/۵۰

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنے والے احباب

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزاء خیر دے اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نظارت بیت المال)

نمبر شمار	اسماء گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے		ادا کردہ رقم
۴۸۰	حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ		۱۰۰۰-۰-۰
۴۸۱	صاحبزادی محترمہ امۃ الباسط صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ		۲۰-۰-۰
۴۸۲	صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ		۴۵-۰-۰
۴۸۳	چوہدری عبدالمجید صاحب سابق شملہ حال کراچی		۱۱۷-۴-۰
۴۸۴	میاں غلام محمد صاحب واچ میکر	حافظ آباد	۲۰۶-۰-۰
۴۸۵	چوہدری محمد شفیع صاحب	حافظ آباد	۷۹-۹-۰
۴۸۶	قاضی ضیاء اللہ صاحب	حافظ آباد	۶۰-۰-۰
۴۸۷	چوہدری بشیر احمد صاحب	حافظ آباد	۵۵-۰-۰
۴۸۸	چوہدری سلطان احمد صاحب	حافظ آباد	۴۸-۰-۰
۴۸۹	میاں شریف احمد صاحب	حافظ آباد	۲۲-۰-۰
۴۹۰	مولوی محمد مراد صاحب	حافظ آباد	۱۲-۰-۰
۴۹۱	میاں اسلم حیات صاحب	حافظ آباد	۱۰-۰-۰
۴۹۲	چوہدری رحمت علی صاحب	حافظ آباد	۸-۰-۰
۴۹۳	میاں فضل الدین صاحب رنگریز	حافظ آباد	۵-۰-۰
۴۹۴	قریشی محمد سلیمان صاحب	حافظ آباد	۵-۰-۰
۴۹۵	قریشی بشیر احمد صاحب	حافظ آباد	۵۳-۰-۰
۴۹۶	ملک عبدالحمید صاحب دوالمیال	جہلم	۱۶-۰-۰
۴۹۷	رسالدار غلام محمد صاحب دوالمیال	جہلم	۳۷-۸-۰
۴۹۸	ملک فضل الٰہی صاحب دوالمیال	جہلم	۴۰-۰-۰
۴۹۹	غلام محی الدین صاحب کھاریاں	گجرات	۸۰-۰-۰
۵۰۰	منشی عبداللہ صاحب "	"	۵۷-۶-۰

نمائش دستکاری بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء

حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دستکاری کی نمائش لگائی جائے گی۔ انشاء اللہ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ صحیح رنگ میں حصہ لیں۔ اور ہر قسم کی دستکاری کی چیزیں بھجوائیں۔ لیکن اسبات کا خیال رکھیں کہ اشیاء خوشنما اور ارزاں ہوں۔ صرف نمائشی چیزیں نہیں لی جائیں گی۔ تمام اشیاء قابل فروخت ہونی چاہئیں۔ ہر قسم کی دستکاری پر ایک انعام ہو گا جو اس قسم کی بہترین چیز پر دیا جائے گا۔

انعامات مندرجہ ذیل ہوں گے:-

(۱) کشیدہ کاری پر بہترین انعام
(۲) سلائی پر بہترین انعام
(۳) سٹنگ پر بہترین انعام
(۴) دو انعام مختلف ملی جلی چیزوں پر

تمام بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نمائش کی تیاری میں حصہ لیں۔ تمام اشیاء کم از کم بیس ۲۰ دسمبر تک استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ منتظمہ نمائش ربوہ ضلع جھنگ کے نام پہنچ جانی چاہئیں، تاکید ہے۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا:-

میں عرصہ دراز سے مختلف تکالیف میں مبتلا ہوں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں نہایت دردمندانہ التجا ہے کہ دعا ہے دگل محمد احمد کاتب [illegible]

(۲) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۰۲ ڈی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ:۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

بقیہ صلا کچھ دیر لیک سکسس میں

موسیو وشنسکی روس کے سرکاری وکیل تھے۔ اور سر ظفر اللہ خان وائسرائے کی کونسل کے ممبر ہونے سے پہلے پنجاب کے ہائی کورٹ کے بیرسٹر تھے۔ ان دونوں کے ہم پیشہ ہونے کی مناسبت سے دونوں کو قدرت نے غضب کی منطق، بلاغت اور فصاحت ارزانی کی ہے۔ سر ظفر اللہ خاں اور موسیو وشنسکی میں بس یہیں تک اشتراک ہے۔ وشنسکی لامذہب ہیں اور سر ظفر اللہ حد درجہ کے صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ اسمبلی میں بھی نماز کے وقت اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور جس کمرے میں کہ ڈیلی گیٹ جمع ہوتے ہیں۔ اس کی پشت پر ایک چھوٹے سے کمرے میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں۔ ۲۵ ستمبر کو جنرل اسمبلی کے عام اجلاس میں سر ظفر اللہ کی تقریر کا ابتدائی حصہ مذہبی اشاروں سے پُر تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ اقوام متحدہ کے سامنے نہیں بلکہ موتمر اسلامی کے جلسے میں "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" کی تفسیر بیان فرما رہے ہیں۔

لیک سکسس میں دو غیر معروف ہستیاں خاص توجہ کی مستحق ہیں ایک تو وہ جوتے پر پالش کرنے والا جو کھانے کے کمرے کے باہر سال بھر بیٹھا اقوام متحدہ کے ملازمین کے جوتے چمکایا کرتا ہے مگر جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتے ہی اپنا بکس اٹھا کر وہاں جا بیٹھتا ہے۔ جہاں تمام نمائندے اجلاس میں جانے سے پہلے اپنے کوٹ اتارتے ہیں۔ یہ شخص ہر ایک نمائندے سے ذاتی طور پر واقف ہے اور اسے یہ بھی علم ہے کہ کن ممالک کے نمائندوں کے جوتے کی ایڑی کہاں سے گھسی ہے اور اسرائیل کے نمائندے کا جوتا کہاں سے کاٹتا ہے۔ سب نمائندے اس سے خوش ہو کر ملتے ہیں۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اسے روزانہ انعام واکرام کی شکل میں اتنی رقم مل جاتی ہے۔ جتنی ہمارے ملک میں کسی ضلع کے کلکٹر کو مشکل سے ملتی ہو گی۔ دوسری اہم شخصیت لیک سکسس میں حجام کی ہے۔ ملازمین اور نمائندوں کی آسانی کے لئے اقوام متحدہ کی مرکزی عمارت میں حجام کا کمرہ بھی ہے۔ مگر یہاں جانے سے پہلے فون پر وقت مقرر کرنا پڑتا ہے اور پھر کیا مجال کہ اس وقت سے آپ آگے پیچھے ہو جائیں۔ کمرے میں گھستے ہی وہ شخص ہو آپ کو کرسی پر لے جا کر بٹھاتا ہے۔ اس متانت اور سنجیدگی سے آپ کا کوٹ اتارتا ہے کہ پہلی نظر میں آپ اسے کوئی حجام نہیں۔ بلکہ کسی ملک کا کوئی ڈیلی گیٹ سمجھتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے حجاموں کی طرح یہ اپنے کام کے دوران میں آپ سے بات چیت بھی نہیں کرتا۔ خاموشی سے استرا چلاتا رہتا ہے۔ جیسے یہ آپ کے بال نہیں کاٹ رہا ہے۔ بلکہ کسی بین الاقوامی مسئلہ کو حل کر رہا ہے بال کاٹنے کے بعد جب اس کا بل آپ کے سامنے آتا ہے۔ تو آپ کو احساس ہوتا ہے کہ اس نے آپ کے بال نہیں کاٹے بلکہ واقعی حجامت بنا دی ہے۔

آج کل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے عہدے کے متعلق بہت سی خیال آرائیاں کی جا رہی ہیں موجودہ سیکرٹری جنرل کی میعاد فروری ۱۹۵۱ء میں ختم ہو جائے گی۔ اب سلامتی کونسل اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ مسٹر ٹرائی گوی لائی کے عہدے کی میعاد میں توسیع کرائی جائے۔ یا کوئی نیا سیکرٹری جنرل مقرر کیا جائے۔ ایک روز کونسل کے ممبر کمرے کے دروازے بند کئے خفیہ اجلاس میں اس مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ سر ظفر اللہ خان (جو کونسل کے ممبر نہیں ہیں) اس کمرے میں داخل ہوئے۔ اور کچھ دیر بعد باہر نکل آئے۔ کمرے کے سامنے اخبار نویسوں کا ہجوم تھا۔ کسی نے یہ شگوفہ چھوڑ دیا کہ سیکرٹری جنرل کے عہدے کے لئے سر ظفر اللہ خان کا نام تجویز ہوا ہے اور ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے کونسل نے انہیں بلایا ہے۔ بس پھر کیا تھا۔ یہ خبر بجلی کی طرح تمام عمارت میں پھیل گئی۔ مگر چند منٹ بعد جب ایک اخبار نویس نے سر ظفر اللہ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے جیب میں سے آٹو گراف البم نکال کر کہا۔ کہ میں تو اس پر ایک بچے کے لئے کونسل کے صدر کے دستخط لینے گیا تھا۔

سیاست کی دنیا میں ایک معصوم بچے کی درخواست کتنی عجیب افواہوں کا باعث بن سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لیک سکسس اس وقت افواہوں کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اگر کسی نے روس کے نمائندہ کو امریکہ کے نمائندہ سے مسکرا کر بات کرتے دیکھ لیا۔ تو اخبار نویس اس کا مطلب یہ نکالتے ہیں کہ دنیا تیسری عالمگیر جنگ سے بچ گئی۔ اب روس اور امریکہ کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ اور اگر کبھی بھول کر برطانوی نمائندے نے اسرائیل کے نمائندے کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ تو اس پر لیک سکسس کے اخبار نویس یہ حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ برطانیہ اور اسرائیل کے تعلقات بگڑ رہے ہیں۔ بلکہ یہ بھی خبر ملی ہے۔ کہ مالٹا سے برطانوی بیڑہ مشرقی بحیرہ قلزم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس قسم کی افواہوں کو سننے کے بعد ہر ملک کے نمائندوں کو اخبار نویسوں سے بہت اچھا سلوک کرنا پڑتا ہے۔ اور ہر نمائندے کے چہرے پر عام اجلاس میں ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی ہے۔ خواہ یہ افریقہ کا حبشی ہو۔ یا یمن کا تسبیح پھیرنے والا نمائندہ۔ لیکن ان کے ان جذبات کی کیفیت کا اندازہ صرف وہ جوتوں پر پالش کرنے والا لگا سکتا ہے جو جانتا ہے کہ کس نمائندے کا جوتا کاٹتا ہے۔ اور کس نمائندے کو اب پرانے جوتے کی جگہ نئے جوتے کی ضرورت ہے۔

(منقول از "نمکدان" کراچی ۱۰ نومبر ۱۹۵۰ء جلد نمبر ۳/۳)

چک ۱۱۶ ع ا جنوبی سرگودہا میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۵ نومبر کو زیر صدارت چوہدری سردار احمد صاحب چک ۱۱۶ ع ا جنوبی ضلع سرگودہا میں اہل دیہہ کی درخواست پر جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے مکرم عبد الشکور کنزے جرمنی۔ رحیم بخش صاحب برٹش گیانا۔ مکرم ابوبکر صاحب انڈونیشیا کا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا۔ کہ کنزے صاحب جرمنی سے اور رحیم بخش صاحب برٹش گیانا سے جو کہ دس ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ بغرض حصول تعلیم اسلام ربوہ میں آئے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ اپنے اپنے ملکوں میں مبلغ بن کر جائیں گے۔ کنزے صاحب اور رحیم بخش صاحب نے انگریزی زبان میں تقریریں کیں۔ جن کا اردو میں ترجمہ مکرم باجوہ صاحب نے حاضرین کو سنایا۔ ان کے بعد مولوی ابوبکر صاحب ایوب آف انڈونیشیا نے اردو زبان میں تقریر کی۔ جس میں انہوں نے اپنے پاکستان میں آنے کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے وفات مسیح۔ وحی کا دروازہ بند نہیں ہے کے موضوع پر احادیث سے دلائل دیکر واضح کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کا سرتاج بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور پھر آپ کی امت خیر الامتہ کے معزز لقب سے نوازی گئی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وصال کے بعد مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اگر ایسا ہو۔ تو پھر یہ خیر الامتہ نہیں ہو گی۔ بلکہ قیامت تک کلام نہ کرنا تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر دال ہے۔

اس کے بعد چوہدری سردار احمد صاحب نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ رات کے ۱/۲ ۱۰ بجے بخیر وخوبی ختم ہوا۔

(نامہ نگار)

پیغام احمدیت
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

دواخانہ خدمت خلق
شباگن:۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ جگر۔ معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت سو قرص ۱/۲ ۱ روپیہ
شفائی گولی:۔ پرانے سنگرہنیوں کا تیر بہدف علاج۔ تلی اور جگر کا واحد علاج۔ شباگن کے ساتھ اس کا استعمال سو فی صدی کامیاب ہے۔ قیمت پچاس گولی دو روپیہ صرف
اکسیر سل:۔ نہایت ہی آزمودہ چند خوراک سے مادہ سل کو دبا دیتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک ماہ چار روپے بارہ آنے صرف
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

آرام دہ سفر
لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے
چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہو یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"...ماہانہ فضیلت کی کنجی رسول عربیؐ کو دی گئی تھی" (بقیہ صفحہ ۴)

قرآن کا فرض تھا کہ وہ کوئی ایسی تحریر یا حوالہ پیش کرتے جو ہمارے لئے قابل حجت ہوتا۔ یہ ایک معقول اور مسلمہ اصل ہے کہ ہر جماعت کے عقائد و افکار کا صحیح اور محفوظ اندازہ اس جماعت کے ذمہ وار راہنماؤں کے خیالات سے ہی لگایا جا سکتا ہے نہ کہ ہر کس و ناکس کے خیالات سے کیونکہ یہ قطعاً ضروری نہیں کہ اس جماعت میں شامل ہونے والا ہر فرد اپنی جماعت کے خیالات کی صحیح ترجمانی کر سکے۔ اگر ندوی صاحب کے نزدیک یہ اصل درست نہیں ہے ... وہ یہی سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے خیالات کی ذمہ واری جماعت پر ہی عائد ہوتی ہے۔ تو پھر انہیں چاروناچار یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ (۱) قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کے صریحاً خلاف جو رطب و یابس گذشتہ تیرہ سو سال میں خود مسلمان علماء کے ہاتھوں سے لکھا گیا ہے وہ سب کا سب صحیح اور درست ہے

(ب) دشمنانِ اسلام نے تفسیر بیضاوی۔ تفسیر جلالین وغیرہ کے حوالوں سے اسلام پر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر جو گندے اور دلخراش حملے کئے ہیں ندوی صاحب کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان کے اپنے اصول کے مطابق وہ بھی درست تھے (نعوذ باللہ) کیونکہ دشمنانِ اسلام کے سارے الزامات خود مسلمانوں کی لکھی ہوئی کتب کے حوالوں سے ہی لگائے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ مندرجہ بالا تفسیروں میں .... جو جو نازیبا امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے گئے ہیں انہیں نقل کرنا تو کجا ان کے مفہوم کی طرف اشارہ کرنا بھی ہم اپنی غیرت کے منافی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ کتب صدیوں سے اسلامی مدارس میں پڑھی جاتی ہیں۔ اور ندوی صاحب اور ان کے ہمنوا علماء کو خوب معلوم ہے کہ ان میں کیا کچھ لکھا گیا ہے لیکن پھر بھی تعجب ہے کہ انہیں ہمارے لٹریچر میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین نظر آ گئی۔ لیکن ان کتب میں انہیں کوئی بھی بات قابل اعتراض نظر نہ آئی۔

(۳) جس عبارت کی بنا پر ہم پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کا الزام لگایا گیا ہے وہ رسالہ "قادیانی ریویو" بابت ماہ مئی ۱۹۲۹ء کے حوالہ سے پیش کی گئی ہے۔ لیکن قارئین یہ سن کر تعجب کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ میں "قادیانی ریویو" نامی کوئی رسالہ شائع نہیں ہوا۔ در اصل ندوی صاحب نے معاندین احمدیت کے لٹریچر میں یہ حوالہ پڑھا اور اسے جوں کا توں نقل کر دیا۔ اصل رسالہ دیکھنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں فرمائی۔ حالانکہ ان جیسے عالم دین کے متعلق یہ توقع ہرگز نہیں رکھی جا سکتی کہ انہیں یہ علم نہ ہوگا کہ قرآن پاک اور احادیث الرسول نے سنی سنائی باتوں کو تصدیق کئے بغیر بیان کرنے والوں کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

(۴) دو اصل رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں کسی صاحب کا لکھا ہوا ایک فقرہ ہے جو ندوی صاحب نے نقل کیا ہے اور امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے واضح اور کھلے الفاظ میں اس کی تردید فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضور نے اس فقرہ کو کہ "حضرت مسیح موعودؑ کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلعم سے زیادہ تھا" غلط قرار دیا اور ان الفاظ کے نامناسب اور قابل اعتراض ہونے کا اعلان فرمایا۔ ملاحظہ ہو الفضل ۱۹ اگست ۱۹۳۸ء)

اب "شرافت" دیانتداری اور خدا ترسی کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ندوی صاحب نے جہاں یہ فقرہ پیش کیا تھا وہاں ساتھ ہی حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے بیان فرمودہ اس کی تردید بھی نقل کرتے لیکن چونکہ تردید بیان کرنے سے حقیقت واضح ہو جاتی تھی اس لئے اسے صاف چھوڑ دیا۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ ندوی صاحب نے (۱) ایک ایسا الزام ہماری طرف منسوب کیا جو ہمارے مسلمہ خیالات و عقائد کے خلاف ہے (۲) ایسے حوالہ پر اپنے الزام کی بنیاد رکھی جو ہرگز ہمارے لئے قابل حجت نہیں (۳) حوالہ غلط دیا جو اس امر کا ثبوت ہے کہ انہوں از خود تحقیق کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی (۴) ایسے حوالے کو ہماری طرف منسوب کیا جس کی خود حضرت امام جماعت احمدیہ تردید فرما چکے ہیں۔ (۵) حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے بیان کی ہوئی تردید کو شائع نہ کیا تاکہ اپنے مفید مطلب حوالہ سے وہ جو اثر اپنے قارئین پر ڈالنا چاہتے ہیں وہ زائل نہ ہو جائے۔

اب قارئین خود اندازہ لگا لیں کہ ہمارے مخالفین ہمارے خلاف قلم اٹھاتے ہوئے کس حد تک انصاف دیانتداری اور خدا ترسی کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ در اصل عالم دین کہلانے والے اصحاب کا یہی وہ طرز عمل ہے جس کی وجہ سے عام مسلمان ان سے بدظن ہو رہے ہیں اور یہی وہ روش ہے جسے دیکھ کر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ:-

"اس فتنہ کے زمانہ میں لازمی ہے کہ اپنے بزرگوں کے اقوال کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق کے میزان میں تول لیا کریں۔"

(البلاغ المبین صفحہ ۳۱)

"مسلمانوں کو چاہیئے کہ ...... کسی پیر کے ساتھ اس وقت تک دشتہ الفت نہ جوڑیں جب تک کہ یہ معلوم نہ کر لیں کہ اس کا قول و فعل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے یا نہیں۔" (" صفحہ ۱۵۹)

مسٹر کومن کو جب حقیقت حال کا علم ہوا تو انہوں نے فوراً معافی مانگ کر اپنی شرافت کا ثبوت دے دیا۔ کیا ہم مدیر الاعتصام مولانا محمد حنیف صاحب ندوی سے بھی یہ توقع رکھیں کہ وہ بھی کم از کم مسٹر کومن جیسی شرافت کا ثبوت دیں گے اور جماعت (۲) احمدیہ کی طرف جو ناپاک الزام انہوں نے منسوب کیا ہے اسے واپس لیتے ہوئے اپنے قارئین کے سامنے اصل حقیقت واضح کر دیں گے؟

مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کو اپنی ذمہ واریاں ادا کرنی چاہئیں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

نیویارک ۱۰ نومبر آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر یقین ظاہر کیا کہ سلامتی کونسل کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے انعقاد کے لئے اقدام میں کوئی تاخیر نہ کرے گی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنی ۴۵ منٹ کی تقریر میں کوریا کے متعلق سلامتی کونسل کے اقدام کی پرزور حمایت کی۔ اور یاد دلایا کہ پاکستان نے کونسل کی قرارداد کی حمایت کرنے کا سب سے پہلے اعلان کیا تھا۔ موصوف نے یہ امید ظاہر کی کہ سلامتی کونسل دیگر معاملات خصوصاً کشمیر کے معاملہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے ایسا ہی سخت اقدام کرے گی۔ اقوام متحدہ میں پیکنگ حکومت کی نمائندگی کا مطالبہ کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ جنرل اسمبلی کو جذبات یا ذاتی ہمدردیوں سے بے تعلق ہو کر چین کے مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔

موصوف نے بتایا کہ پیکنگ حکومت تمام ضروری شرائط پوری کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے اسے اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی کرنے کا حق پہنچتا ہے اس کے مقابلے میں نیشنلسٹ کی حیثیت ایسی ہے کہ وہ اب چینی عوام کی نمائندگی کرنے اور منشور اقوام متحدہ کے تحت اپنے فرائض ادا کرنے کے ناقابل ہے۔

آنریبل وزیر خارجہ حکومت پاکستان نے کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے امداد دینے میں اور زیادہ تیز رفتاری پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ اقتصادی بحران اتنا ہی اہم اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ جتنا سیاسی بحران۔ درحقیقت سیاسی بحران اقتصادی بحران ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

موصوف نے جنرل اسمبلی سے یہ اہم درخواست کی کہ وہ غیر خود مختار علاقوں کے باشندوں کو منزل آزادی پر پہنچنے میں خود مدد دے کر ان علاقوں میں امکانی سیاسی بحران کا پہلے ہی سے سدباب کر دے۔

آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان نے عالمی امن کے تحفظ کے قیام کے لئے جنرل اسمبلی کے کارمنصبی کو تقویت پہنچانے کے متعلق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہر وہ تجویز جس کا مقصد اس ادارہ کو زیادہ تیز رفتاری اور مؤثر طریقہ سے کام کرنے کے قابل بنانا ہو۔ ہماری ہمدردانہ اور مخلصانہ غور و خوض کی مستحق ہے۔ اور اس پر ہم اسی جذبہ کے ساتھ غور کریں گے

اقوام متحدہ سے اسپین کی علیحدگی پر اظہار خیال کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ اس پر نیز اس طرح کے دیگر سوالات پر اقوام متحدہ کے لئے عالمگیر حیثیت حاصل کرنے کے جذبہ کے ساتھ ٹھنڈے دل سے دوبارہ غور کرنا چاہیئے

آنریبل وزیر خارجہ نے آخر میں اس امر کا اظہار کیا۔ کہ پاکستان نے ہمیشہ منشور اقوام متحدہ میں پیش کردہ نظریہ کے مطابق کام کیا ہے۔ اور کام کرتا رہے گا۔

اردن میں اخبارات کے متعلق نیا قانون

عمان ۱۰ نومبر۔ وزارت عدل نے اخبارات کے متعلق ایک نئے قانون کا مسودہ مکمل کر لیا ہے۔ جس کا اطلاق اردن کے دونوں ساحلوں پر ہوگا

معلوم ہوا ہے کہ نیا قانون بہت حد تک اس پریس آرڈیننس سے ملتا جلتا ہوگا۔ جو انتداب کے دنوں میں فلسطین میں نافذ تھا۔ اس کے ماتحت اخباروں کو آزادی دی گئی ہے۔ اور اخباروں کو معطل کرنے پر پابندی لگائی گئی ہے

صحافیوں کو خاص مراعات اور سہولتیں دی گئی ہیں۔ لیکن اس پیشہ میں شریک ہونے کے لئے انہیں چند خاص صلاحیتوں کا حامل ہونا پڑیگا۔ (اسٹار)

اسرائیل میں یہودیوں کا خفیہ داخلہ

بیروت ۱۰ نومبر۔ غیر ممالک میں لبنانی سفارتی نمائندوں نے عرب ملکوں سے یہودیوں کو خفیہ طور پر اسرائیل میں داخل کرنے کے طریقوں کے متعلق جو رپورٹیں ارسال کی ہیں۔ ان کا یہاں بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے

کہا جاتا ہے کہ قبرص ان سرگرمیوں کا مرکز ہے معلوم ہوا ہے کہ لبنان کو اسلئے تشویش ہے۔ کہ اکثر دولت مند یہودی اپنی دولت کے ساتھ ملک چھوڑ کر اسرائیل چلے جا رہے ہیں (اسٹار)

بیروت۔ ۱۰ نومبر۔ یہاں حفاظت عامہ کے حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ لبنان سے تمام ایسے غیر ملکیوں کو خارج کر دیا جائے۔ جو ملک میں اشتراکی پراپیگنڈے کا کام کر رہے ہوں۔ مشتبہ افراد کی فہرست مرتب کی جا رہی ہے کچھ کی تفتیش کے بعد جن کی اشتراکی سرگرمیاں ثابت ہو جائینگی۔ انہیں ملک بدر کر دیا جائیگا (اسٹار)